NAWA-I-WAQT
نوائے وقت
سلسلۂ اشاعت کے 64 سال

3-12-01

قرآنی مطالعہ اور اس کے آداب

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے
''اللہ جسے چاہتا ہے' اپنا کر لیتا ہے اور وہ ان کو ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں'' (سورۃ شوریٰ۔13)

اس آیت میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک مقام اجتباء اور دوسرے ہدایت' اجتبا' کے لئے اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ سارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے وہ اجتباء سے سرفراز کرے اور اس کو قبولیت و اجتباء کا درجہ عطا کرے لیکن ہدایت کی سب انسانوں کو ضرورت ہے۔ اللہ ان کو ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں' ہدایت کے طالب ہوتے ہیں اور جن میں انابت کی' تواضع کی اور بندگی کی اور اپنے کو کچھ نہ سمجھنے کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو راستے پر لگا دیتا ہے اور آخر تک پہنچا دیتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان میں انابت کی صفت پائی جائے۔

قرآن مجید کے دو پہلو ہیں' ایک اس کا تعلیمی اور تبلیغی پہلو ہے یعنی وہ عقائد جن پر ہر شخص کو ایمان لانا چاہئے اور سمجھنا چاہئے اور قرآن سے اخذ کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق تو قرآن مجید کا اعلان ہے کہ یہ روشن اور واضح عربی میں ہے اس سے زیادہ واضح الفاظ میں بتا دیا کہ ''ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ کوئی نصیحت کرنے والا ہے؟''

ئی شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ خدا اس سے کیا چاہتا ہے اور اس کی ہدایت کے لئے کیا شرائط ہیں اور توحید و رسالت اور معاد کا قرآنی تصور کیا ہے؟ قرآنی عقیدہ کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے کہ دنیا میں ہدایت اور آخرت میں نجات مل سکے؟ اس کے لئے قرآن مجید آسان ہے اور کسی کو یہ کہنے کا عذر نہیں کہ ہم قرآن مجید سے ان باتوں کو سمجھ نہیں سکے اور قرآن ہمارے لئے حجت نہیں' توحید کے بارے میں واضح سے واضح' صریح سے صریح' طاقتور سے طاقتور دوٹوک بات جو کہی جا سکتی ہے' وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ قرآن مجید پڑھ کر آدمی سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن مشرک نہیں ہو سکتا۔ میں یہ علی الاعلان کہتا ہوں کہ وہ ٹھوکریں کھا سکتا ہے' بے عمل ہو سکتا ہے' وہ فسق کی راہ اختیار کر سکتا ہے' لیکن جہاں تک توحید و شرک کا تعلق ہے تو قرآن مجید بالکل سورج کی طرح روشن ہے اور سورج کیا چیز ہے' اس میں کسی قسم کے اشتباہ کی گنجائش نہیں اور جہاں تک رسالت کے عقیدے کا تعلق ہے کہ نبوت کیا چیز ہے؟ انبیا کیا ہیں؟ ان کے ذمے کون سی چیز سپرد کی گئی ہے؟ ان کو کیا حکم ہوتا ہے؟ وہ کیا تعلیم دیتے ہیں؟ ان کی سیرت کیسی ہوتی ہے؟ ان کی زندگی کیسی پاکبازانہ اور بلند ہوتی ہے؟ یہ قرآن مجید میں صاف طور سے بیان کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنا تعارف بھی کراتے ہیں' وہ شبہوں کو بھی دور کرتے ہیں۔ آپ سورۃ اعراف پڑھئے' سورۃ ہود پڑھئے' سورۃ شعراء پڑھئے' اس میں ایک ایک نبی کا نام لے کر تعارف کرایا گیا اور ثبوت دیا گیا ہے۔

ہدایت کے لئے قرآن مجید آسان ہے۔ اس میں کہیں کوئی شبہ نہیں لیکن جہاں تک اس کے علوم کا تعلق ہے' اس کے رفیع و دقیق مضامین کا تعلق ہے' اس میں کسی چیز کے متعلق دعوے کے ساتھ یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ہم جو کچھ سمجھتے ہیں' اس کے علاوہ سب غلط ہے۔ قرآن کے بارے میں سب سے الگ' منفرد و شاذ رائے قائم کرنا بڑی خطرے کی بات ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول ہے۔ اے اللہ ''کس آسمان کے نیچے پناہ لوں گا اور کس زمین پر چلوں گا اگر میں کتاب اللہ کی آیت کے متعلق کوئی ایسی بات کہہ دوں جس کی کوئی بنیاد' کوئی تحقیق نہیں'' اور قرآن کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا یہ عام رویہ تھا۔ اگر کسی شخص کو قرآن مجید کے حقائق و مطالب معلوم نہیں یہاں تک کہ پورے الفاظ کے معنی بھی معلوم نہیں لیکن اس کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ خشیت ہے۔ جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ حالت ہوتی ہے جو اللہ نے فرمائی یعنی اس کا حال یہ ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' وہ لرز جاتا ہے اور اس کا رواں رواں لرز جاتا ہے۔ کہتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ یہ میرے رب کا کلام ہے۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہدایت کے آخری مدارج تک پہنچ جائے اور اس کو قرب بالقرآن حاصل ہو۔ حدیث میں آتا ہے' کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ قرآن مجید پڑھیں گے اور بہت تکلف سے پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نہیں اترے گا۔ تو جہاں تک مضامین کا تعلق ہے' میں ایک طالب علم کی حیثیت سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ایک ایسا سمندر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں اور بڑے سے بڑا آدمی اس کی وسعت کے سامنے لرزہ براندام رہتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اللہ کی ہدایت اور توفیق کے بغیر وہ ایک قدم نہیں چل سکتا۔

پہلی بات تو یہ سمجھے کہ افادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ افادہ ہوتا ہے' ان قلوب پر جو اللہ کی خشیت سے اور کلام ربانی کی ہیبت سے اور اس کے جلال سے معمور ہوتے ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے علوم کا ورود ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآن مجید کو نوافل میں پڑھے اور یہ تصور کرے کہ جیسے قلب پر اسی وقت نزول ہو رہا ہے اور اس کا لطف لے اور اس میں گم ہو جانے کی کوشش کرے۔ قرآن مجید دماغی زور آزمائی کی چیز نہیں ہے کہ اپنا پسندیدہ مطلب قرآن مجید سے زور آزمائی کر کے نکالا جائے۔

تیسری بات یہ کہ دوران مطالعہ جو مطلب و معانی سمجھ میں آئیں تو یہ کہے کہ میری ناقص سمجھ میں یہ بات آئی ہے۔ ایسا سمجھ میں آتا ہے اور یہ دعویٰ ہرگز نہ کرے کہ آج تک قرآن کو کسی نے سمجھا نہیں' میں نے ہی سمجھا ہے' یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایک سیمینار میں اس کی اختتامی تقریر میں' میں نے کہا تھا کہ اہل علم اپنی کسی تحقیق کو یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں کہ ہمیں مطالعے کا جتنا موقع ملا' اس کے نتیجے میں ہمارا خیال یہ ہے...... میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں...... لیکن یہ طریقہ کہ کوئی شخص اپنے نتائج فکر کو سو فیصد صحیح ثابت کرنے پر اصرار کرے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے' سب کو غلط قرار دے صحیح نہیں۔ قرآن مجید کے سلسلے میں آتا ہے کہ اس کا نیا پن' تازگی پرانی نہیں ہو گی اور اس کے عجائب کی کوئی انتہا نہیں تو اگر آپ کو عمر نوح بھی ملے اور وہ قرآن مجید کے تدبر میں صرف ہو تو ہر روز نئے نئے معانی کھلنے لگیں۔ ہماری عمر کا یہ محدود وقت' محدود قوت اور صلاحیت اور اس کے بعد ہمارا یہ دعویٰ کہ قرآن مجید اب تک سمجھا ہی نہیں گیا' یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ قرآن مجید کو اپنی کتاب سمجھا جائے۔ یہ کتاب ہدایت ہے۔ یہ کتاب ابدی ہے' کتاب آسمانی ہے لیکن میری ذاتی کتاب بھی ہے' میرا ذاتی ہدایت نامہ بھی ہے۔ اس میں میری ذاتی کمزوریاں بیان کی گئی ہیں۔ میرے ذاتی امراض کی نشاندہی کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں ہر آدمی اپنے آپ کو تلاش کر سکتا ہے۔ یہ جب ہو گا' جبکہ آپ اس کو زندہ کتاب
سمجھیں یا اپنی کتاب سمجھیں اور آپ می[...]
کا جذبہ ہو' لوگوں کی اصلاح تو بعد میں ہ[...]
اصلاح ہو جائے۔
انبیا کا طریقہ یہی ہے کہ پہلے میری ہد[...]
پھر میں دوسروں سے کچھ کہوں' ہم [...]
سے لوگ قرآن مجید کو اس لئے پڑ[...]
حجت ہے' دوسروں کو شرمندہ کیا جا[...]
حجت قائم کی جائے حالانکہ صحابہ کرام[...]

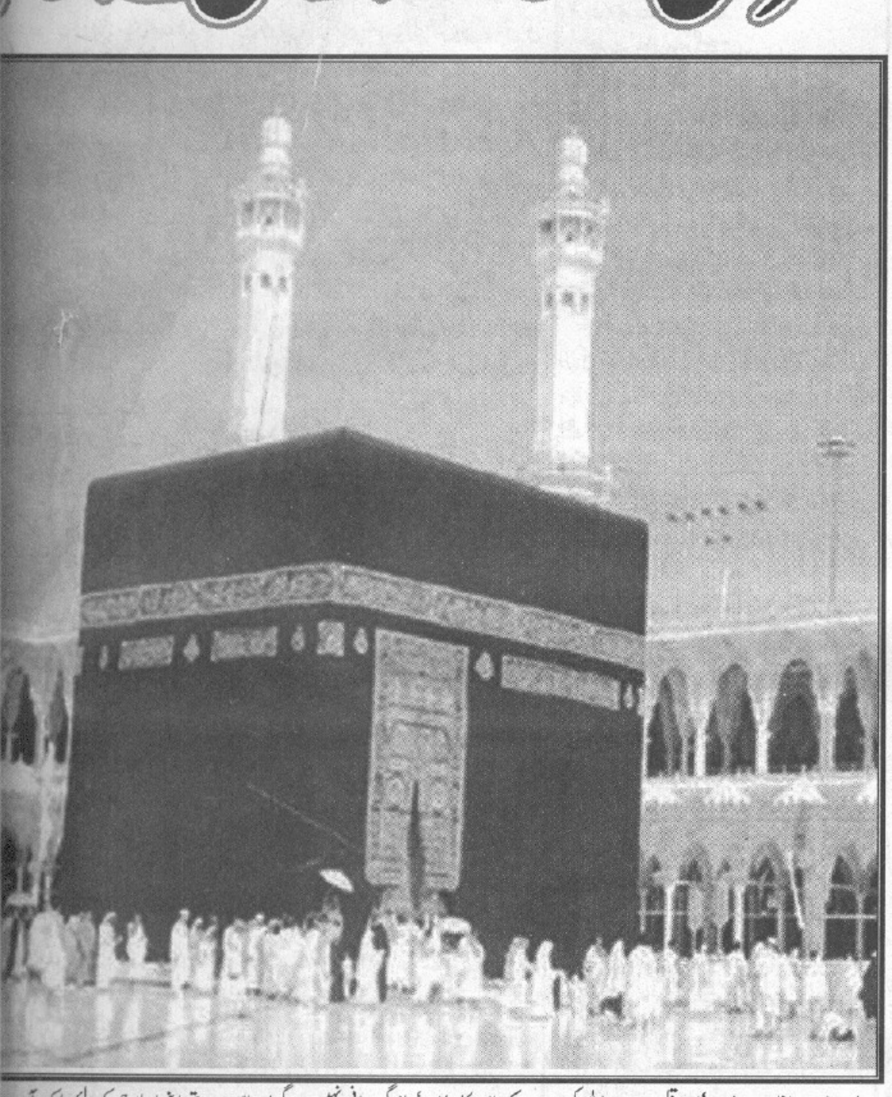

تھے اپنی اصلاح کے لئے۔ ایک آیت [...]
عمل کرنا شروع کیا۔ سورۃ بقرہ بعض[...]
میں ختم ہوتی۔
یہ چند باتیں ایک طالب علم کی حی[...]
ذہن میں تھیں۔ وہ سب میں نے آ[...]
رکھ دیں۔ جہاں تک ہم کوشش کر[...]
اللہ جس کو چاہے مقام اجتباء تک پ[...]
کے مکلف نہیں ہیں' ہم سیکھنا چا[...]
حاصل کرنا چاہیں' ہم بننا چاہیں اور [...]
انقلاب لانا چاہیں تو قرآن مجید موجو[...]
رہنمائی بھی کرے گا اور منزل مقصود[...]
گا۔ ہم میں ہدایت کی طلب' اپنی احتیا[...]
اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہونا چا[...]
مجموعے کا نام ''انابت'' ہے۔ میں دعا [...]
بھی دعا کریں۔

ثنائے خواجہ بدر و حنین

اللہ لایزال' رسولؐ اُس کا بے مثال
اُس کا کوئی مثیل' نہ اُس کی کوئی مثال
دنیا میں ہر کمال کو اک روز ہے زوال
جس کو نہیں زوال' محمدؐ کا ہے کمال
چہرہ منور ایسا' کہ ہے بدر آب آب
اَبرو کو اُس کے دیکھ کے ہے سرنگوں ہلال
کامل نہیں ہے دین کہ جب تک نہ ہم کریں
قربان اُسؐ کے نام پر اولاد' جان' مال
اِس فخر سے تو آج تک اُونچا ہے آسماں
چُومے تھے اُس نے رحمتِ کونینؐ کے نعال
اِس بات کی گواہی تو اَغیار نے بھی دی
اُس کا ہی دین دہر میں ہے دینِ اعتدال
بوجہل و بولہب ہیں حقیر اُس کے دین میں
ممتاز ہیں صہیبؓ و ابو رافعؓ و بلالؓ
اَصحاب سارے اُس کے' دل و جاں کا ہیں قرار
ٹھنڈک ہماری آنکھوں کی اُس کی تمام آل
محوِ ثنائے خواجہ بدر و حنین ہوں!
عابد ہے مجھ پہ کس قدر یہ لطفِ ذوالجلال

خواجہ عابد نظامی

NAWA-I-WAQT
نوائے وقت
مسلسل اشاعت کے 64 سال

قرآنی مطالعہ اور اس کے آداب

چاہتا ہے اور اس کی ہدایت کے لئے کیا شرائط ہیں اور توحید و رسالت اور معاد کا قرآنی تصور کیا ہے؟ قرآنی عقیدہ کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے کہ دنیا میں ہدایت اور آخرت میں نجات مل سکے؟ اس کے لئے قرآن مجید آسان ہے اور کسی کو یہ کہنے کا عذر نہیں کہ ہم قرآن مجید سے ان باتوں کو سمجھ نہیں سکے اور قرآن ہمارے لئے حجت نہیں' توحید کے بارے میں واضح سے واضح' صریح سے صریح' طاقتور سے طاقتور دوٹوک بات جو کہی جاسکتی ہے' وہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ قرآن مجید پڑھ کر آدمی سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن مشرک نہیں ہو سکتا۔ میں یہ علی الاعلان کہتا ہوں کہ وہ ٹھوکریں کھا سکتا ہے' بے عمل ہو سکتا ہے' وہ فسق کی راہ اختیار کر سکتا ہے' لیکن جہاں تک توحید و شرک کا تعلق ہے تو قرآن مجید بالکل سورج کی طرح روشن ہے اور سورج کیا چیز ہے' اس میں کسی قسم کے اشتباہ کی گنجائش نہیں اور جہاں تک رسالت کے عقیدے کا تعلق ہے کہ نبوت کیا چیز ہے؟ انبیا کیا ہیں؟ ان کے ذمے کون سی چیز سپرد کی گئی ہے؟ ان کو کیا حکم ہوتا ہے؟ وہ کیا تعلیم دیتے ہیں؟ ان کی سیرت کیسی ہوتی ہے؟ ان کی زندگی کیسی پاکبازانہ اور بلند ہوتی ہے؟ یہ قرآن مجید میں صاف طور سے بیان کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنا تعارف بھی کراتے ہیں' وہ شبہوں کو بھی دور کرتے ہیں۔ آپ سورۃ اعراف پڑھئے' سورۃ ہود پڑھئے' سورۃ شعراء پڑھئے' اس میں ایک ایک نبی کا نام لے کر تعارف کرایا گیا اور ثبوت دیا گیا ہے۔

ہدایت کے لئے قرآن مجید آسان ہے۔ اس میں کہیں کوئی شبہ نہیں لیکن جہاں تک اس کے علوم کا تعلق ہے' اس کے رفیع و دقیق مضامین کا تعلق ہے' اس میں کسی چیز کے متعلق دعوے کے ساتھ یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ہم جو کچھ سمجھتے ہیں' اس کے علاوہ سب غلط ہے۔ قرآن کے بارے میں سب سے الگ' منفرد و شاذ رائے قائم کرنا بڑی خطرے کی بات ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قول ہے۔ اے اللہ ''کس آسمان کے نیچے پناہ لوں گا اور کس زمین پر چلوں گا اگر میں کتاب اللہ کی آیت کے متعلق کوئی ایسی بات کہہ دوں جس کی کوئی بنیاد' کوئی تحقیق نہیں'' اور قرآن کے بارے میں صحابہ کرامؓ کا یہ عام رویہ تھا۔ اگر کسی شخص کو قرآن مجید کے حقائق و مطالب معلوم نہیں یہاں تک کہ پورے الفاظ کے معنی بھی معلوم نہیں لیکن اس کے دل میں خدا کا خوف ہے۔ خشیت ہے۔ جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ حالت ہوتی ہے جو اللہ نے فرمائی یعنی اس کا حال یہ ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں' وہ لرز جاتا ہے اور اس کا رواں رواں لرز جاتا ہے۔ کہتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ یہ میرے رب کا کلام ہے۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہدایت کے آخری مدارج تک پہنچ جائے اور اس کو قرب بالقرآن حاصل ہو۔ حدیث میں آتا ہے' کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ قرآن مجید پڑھیں گے اور بہت تکلف سے پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نہیں اترے گا۔ تو جہاں تک مضامین کا تعلق ہے' میں ایک طالب علم کی حیثیت سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ایک ایسا سمندر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں اور بڑے سے بڑا آدمی اس کی وسعت کے سامنے لرزہ براندام رہتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اللہ کی ہدایت اور توفیق کے بغیر وہ ایک قدم نہیں چل سکتا۔

پہلی بات تو یہ سمجھئے کہ افادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ افادہ ہوتا ہے' ان قلوب پر جو اللہ کی خشیت سے اور کلام ربانی کی ہیبت سے اور اس کے جلال سے معمور ہوتے ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے علوم کا ورود ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآن مجید کو نوافل میں پڑھے اور یہ تصور کرے کہ جیسے قلب پر اسی وقت نزول ہو رہا ہے اور اس کا لطف لے اور اس میں گم ہو جانے کی کوشش کرے۔ قرآن مجید دماغی زور آزمائی کی چیز نہیں ہے کہ اپنا پسندیدہ مطلب قرآن مجید سے زور آزمائی کر کے نکالا جائے۔

تیسری بات یہ کہ دوران مطالعہ جو مطلب و معانی سمجھ میں آئیں تو یہ کہے کہ میری ناقص سمجھ میں یہ بات آئی ہے۔ ایسا سمجھ میں آتا ہے اور یہ دعویٰ ہرگز نہ کرے کہ آج تک قرآن کو کسی نے سمجھا نہیں' میں نے ہی سمجھا ہے' یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایک سیمینار میں اس کی اختتامی تقریر میں' میں نے کہا تھا کہ اہل علم اپنی کسی تحقیق کو یہ کہہ کر پیش کرتے ہیں کہ ہمیں مطالعے کا جتنا موقع ملا' اس کے نتیجے میں ہمارا خیال یہ ہے...... میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں...... لیکن یہ طریقہ کہ کوئی شخص اپنے نتائج فکر کو سو فیصد صحیح ثابت کرنے پر اصرار کرے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے' سب کو غلط قرار دے صحیح نہیں۔ قرآن مجید کے سلسلے میں آتا ہے کہ اس کا نیا پن' تازگی پرانی نہیں ہو گی اور اس کے عجائب کی کوئی انتہا نہیں تو اگر آپ کو عمر نوح بھی ملے اور وہ قرآن مجید کے تدبر میں صرف ہو تو ہر روز نئے نئے معانی کھلنے لگیں۔ ہماری عمر کا یہ محدود وقت' محدود قوت اور صلاحیت اور اس کے بعد ہمارا یہ دعویٰ کہ قرآن مجید اب تک سمجھا ہی نہیں گیا' یہ بہت بڑی غلطی ہے۔

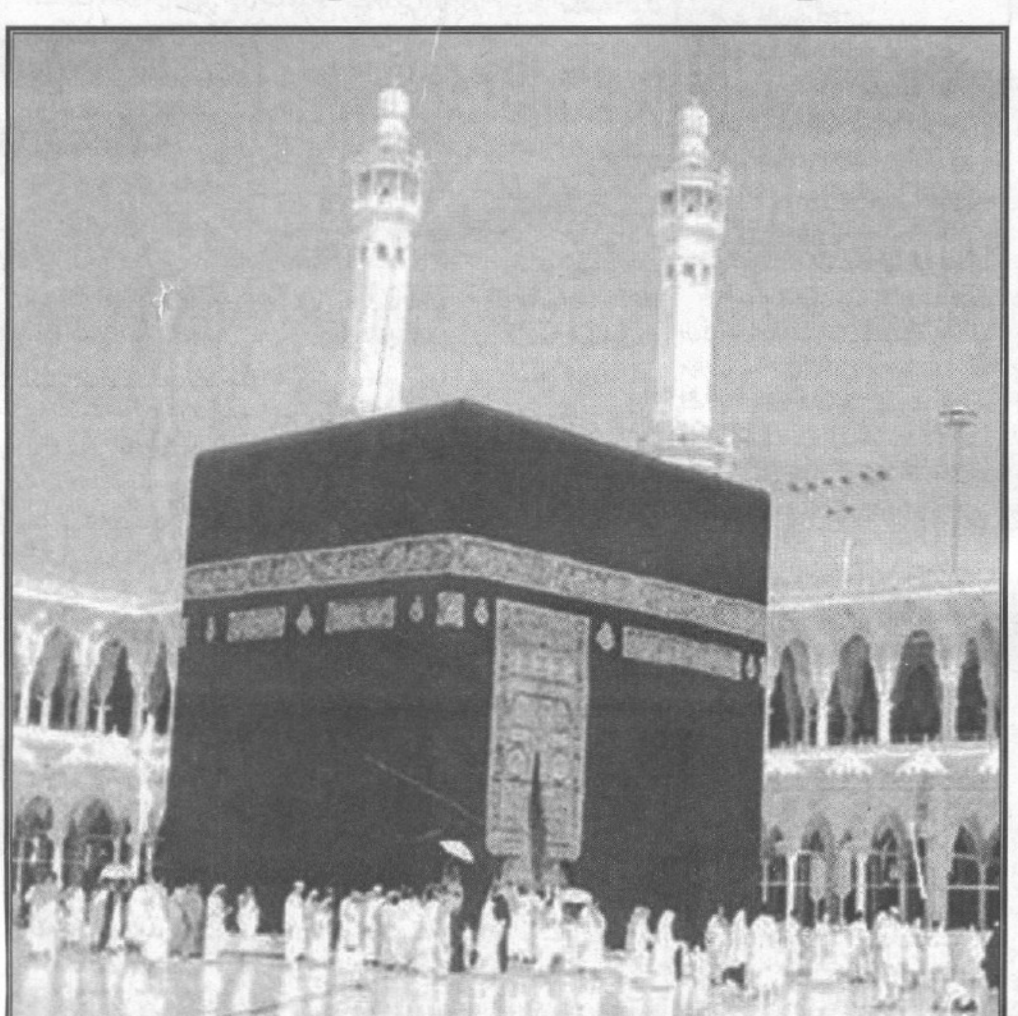

آخری بات یہ ہے کہ قرآن مجید کو اپنی کتاب سمجھا جائے۔ یہ کتاب ہدایت ہے۔ یہ کتاب ابدی ہے' کتاب آسمانی ہے لیکن میری ذاتی کتاب بھی ہے' میرا ذاتی ہدایت نامہ بھی ہے۔ اس میں میری ذاتی کمزوریاں بیان کی گئی ہیں۔ میرے ذاتی امراض کی نشاندہی کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں ہر آدمی اپنے آپ کو تلاش کر سکتا ہے۔ یہ جب ہو گا' جبکہ آپ اس کو زندہ کتاب سمجھیں یا اپنی کتاب سمجھیں اور آپ میں اپنی اصلاح کا جذبہ ہو' لوگوں کی اصلاح تو بعد میں ہو گی' پہلے اپنی اصلاح ہو جائے۔

انبیا کا طریقہ یہی ہے کہ پہلے میری ہدایت ہو جائے پھر میں دوسروں سے کچھ کہوں' ہم میں سے بہت سے لوگ قرآن مجید کو اس لئے پڑھتے ہیں کہ یہ حجت ہے' دوسروں کو شرمندہ کیا جائے' دوسروں پر حجت قائم کی جائے حالانکہ صحابہ کرامؓ قرآن پڑھتے تھے اپنی اصلاح کے لئے۔ ایک آیت پڑھی اور اس پر عمل کرنا شروع کیا۔ سورۃ بقرہ بعض اوقات مہینوں میں ختم ہوتی۔

یہ چند باتیں ایک طالب علم کی حیثیت سے میرے ذہن میں تھیں۔ وہ سب میں نے آپ کے سامنے رکھ دیں۔ جہاں تک ہم کوشش کر سکتے ہیں کریں' اللہ جس کو چاہے مقام اجتباء تک پہنچائے۔ ہم اس کے مکلف نہیں ہیں' ہم سیکھنا چاہیں' ہم ہدایت حاصل کرنا چاہیں' ہم بننا چاہیں اور اپنی زندگی میں انقلاب لانا چاہیں تو قرآن مجید موجود ہے جو ہماری رہنمائی بھی کرے گا اور منزل مقصود پر بھی پہنچائے گا۔ ہم میں ہدایت کی طلب' اپنی احتیاج کا احساس اور اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہونا چاہئے۔ اسی کے مجموعے کا نام ''انابت'' ہے۔ میں دعا کرتا ہوں' آپ بھی دعا کریں۔